نقد و نظر

قارئین

★ مستشرقین کے گھر کا ایک بھیدی گذشتہ ہفتہ نیویارک ٹائمز کے Book Review میں ایک لبنانی عیسائی مستشرق ایڈورڈ سعید کا اسلامی موضوعات پر حال ہی میں شائع ہونے والی کتابوں پر ایک تفصیلی تبصرہ شائع ہوا ہے جو بہت مزہ کی چیز ہے۔ اس نے مستشرقین کی ایک پوری نسل کی خوب خبر لی ہے اور یہ لوگ اسلام اور عالم عرب کو جس محدود نقطۂ نظر سے سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں اس پر نہایت جاندار تنقید کی ہے۔ ایڈورڈ سعید دراصل مستشرقین کی نئی نسل کے نمائندے ہیں جو پرانی نسل کے نمائندوں یعنی شاخت، گولڈ زیہر، گرونے باوم، منٹگمری واٹ، برنارڈ لیوس وغیرہ کے کام کو نیم رومانی اور نیم کلاسیکی اپروچ اور ایک چھپے ہوئے تعصب کا کام قرار دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ پرانی نسل کے مستشرقین نے نہ اسلام کے ساتھ انصاف کیا ہے اور نہ عالم عرب کے ساتھ بلکہ ان لوگوں نے اسلام اور مسلمانوں کو اپنے بنائے ہوئے تصورات، categories اور classifications کے تحت سمجھنے کی کوشش کی ہے، جو ایک بنیادی غلطی کی نشاندہی کرتی ہے۔ ایڈورڈ سعید کے اس تفصیلی اور تجرباتی تبصرے نے یہاں یونیورسٹی آف شکاگو میں اور دیگر ان علمی اداروں میں جہاں اسلام اور مسلمانوں پر کام ہو رہا ہے۔ خاصی ہلچل پیدا کر دی ہے۔ نیویارک ٹائمز میں ان کے اس تبصرے کے بعد کئی لوگوں نے تائیدی اور مخالفانہ خطوط بھی لکھے ہیں۔

(ممتاز احمد۔ شکاگو۔ امریکہ)

★ دارالعلوم دیوبند کی طالب علمی کے زمانہ سے الحق کے ذریعہ آپ کا تعارف حاصل ہے، آپ کے دقیع اداریئے بہت ذوق شوق اور اہتمام کے ساتھ پڑھا کرتا تھا، لیکن ادھر سیاسی حالات نے مجھے آپ سے جدا رکھا، حیدرآباد دکن سے ایک روزنامہ نوید دکن کے نام سے نکل رہا ہے، دینی معلومات پر ایک صفحہ ہے، دیوبند کے مکتب فکر سے ہم آہنگ ہے۔ ندائے حجازیہ ایک مستقل کالم ہے جس کے لکھنے کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ الحق کے پرانے پرچوں سے آپ کے اور دیگر اہل علم کے مضامین دیتا رہتا ہوں، تاکہ حق کی باتیں نوید دکن کے حلقہ میں پہنچائی جاسکیں۔

(محمد رضوان القاسمی۔ حیدرآباد دکن۔ انڈیا)